محمد بن یعقوب کلینی نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے ابن فضل نے حفص المؤذین نے ابو عبداللہ سے اور محمد بن اسماعیل ابن بازی نے محمد ابن سنان نے اسماعیل ابن جبیر سے روایت کی ہے کہ
ابو عبداللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) نے یہ خط اپنے اصحاب کو لکھا اور انہیں حکم دیا کہ اس کا مطالعہ کریں، اس پر غور و فکر کریں اور اس سے معاہدہ کریں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ وہ اسے اپنے گھروں میں نماز کی جگہ پر رکھتے تھے۔ ''پس جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو اس میں غور کرتے۔
انہوں نے کہا کہ مجھ سے حسن بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک الکوفی سے، انہوں نے قاسم ابن ربیع الصحاف سے، اسمٰعیل بن مخلد السراج نے ابو عبد اللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے بیان کیا۔
انہوں نے کہا کہ میں نے ابو عبداللہ کا یہ خط ان کے ساتھیوں کے لیے لایا ہے - اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ یہ کہہ کر میں آپ کے رب (عزوجل) سے دعا کرتا ہوں کہ آپ سب کو صحت عطا فرمائے۔ آپ سب کے لیے نرمی، وقار اور سکون ہے، اور یہ آپ کے لیے ہے کہ شرمندہ رہیں اور اپنے آپ کو صاف رکھیں، جیسا کہ آپ سے پہلے کے صالح لوگوں نے کیا ہے۔ اہل باطل کے ساتھ حسن سلوک کرنا تمہارے لیے ہے۔ تم ان سے ناانصافی برداشت کرو گے اور جو کچھ تمہارے اور ان کے درمیان ہے اس میں ان سے جھگڑنے سے بچو۔ جب آپ ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور ان کے ساتھ تنہا ہوتے ہیں اور ان سے اپنے اختلافات پر بحث کرتے ہیں تو آپ کے لیے اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہوتا کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھیں اور ان کے ساتھ اکیلے رہیں اور ان سے اس اختلاف کے ذریعے بحث کریں جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ اس پر عمل کریں جو آپ کے اور ان کے درمیان ہے۔ پس اگر ان کی طرف سے تمہاری آزمائش کی جائے کہ وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور تم ان کے چہروں سے نفرت کو پہچان سکتے ہو اور اگر اللہ تعالیٰ انہیں تم سے دور نہ کرے تو وہ تمہیں لوٹ لیں گے۔ اور جو کچھ ان کے سینوں میں دشمنی اور عداوت ہے وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے جو وہ تم پر ظاہر کرتے ہیں۔ تمہاری محفلیں اور ان کی محفلیں ایک ہیں لیکن تمہاری روحیں اور ان کی روحیں مختلف ہیں۔ آپ ان کے ساتھ صلح نہیں کریں گے اور آپ ان سے کبھی محبت نہیں کریں گے، اور وہ بھی آپ سے کبھی محبت نہیں کریں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم سب کو حق کے ساتھ عزت بخشی ہے اور تمہیں اس کا نظارہ کرنے والا بنایا ہے اور ان کو اس کا مستحق نہیں بنایا ہے۔ ان کے ساتھ حسن سلوک کرو اور ان کے ساتھ صبر کرو، کیونکہ ان کے پاس تمہارے ساتھ حسن سلوک نہیں ہے اور نہ ہی وہ کسی چیز پر صبر کرتے ہیں، اور ان میں سے بعض دوسروں کو دھوکہ دینے کے جنون میں مبتلا ہیں، کیونکہ اللہ کے دشمن آپ کو حق سے دور رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اللہ (عزوجل) تمہیں اس سے بچاتا ہے، اس لیے اللہ سے ڈرو اور اپنی زبانوں کو بھلائی کے علاوہ روکے رکھو، اور اس بات سے بچو کہ تمہاری زبانیں جھوٹ، غیبت، گناہ اور خلاف ورزی میں پھسل جائیں۔ پس اگر تم اپنی زبانوں کو ان چیزوں سے روکو جس سے اللہ (عزوجل) نے تمہیں ناپسند کیا ہے، جس سے اس نے تمہیں منع کیا ہے، تو یہ تمہارے رب کے نزدیک تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ اپنی زبانوں کو ان چیزوں میں پھسلنے دیں جس سے اللہ (عزوجل) نے تمہیں منع کیا ہے۔ بندے کے لیے اللہ (عزوجل) کے ساتھ تباہی ہے، اور اللہ (عزوجل) سے نافرمانی ہے، اور بہرا پن، اندھا پن اور گونگا پن ہے جس کا اللہ (عزوجل) اسے قیامت کے دن وارث بنائے گا۔ تو وہ اسی طرح ہو جائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:
"[2:18] بہرے، گونگے (اور) اندھے، اس لیے وہ پیچھے نہیں ہٹیں گے"، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نہ بولیں گے اور نہ انہیں عذر پیش کرنے کی اجازت ہوگی۔ اور ان چیزوں سے بچو جس سے اللہ (عزوجل) نے تمہیں منع کیا ہے اور خاموش رہنا تمہارے لیے ہے سوائے اس کے کہ اللہ (عزوجل) نے تمہیں آخرت کے معاملات سے فائدہ پہنچایا ہو اور اس کی طرف سے اجر ملے۔ اور اس کی پاکیزگی اور تسبیح اور اللہ کی حمد و ثناء میں کثرت سے رہو اور اس (عزوجل) کے پاس جو کچھ اس کے پاس ہے اس بھلائی میں سے جس کا اندازہ نہیں ہے اور نہ کوئی اس تک پہنچ سکتا ہے اس لیے اپنی زبانوں کو اس سے روکے رکھو تاکہ جھوٹی باتوں سے بچو جو اس کے مالکوں کو آگ میں نہ ڈال دے اللہ (عزوجل) سے توبہ کرو اور اس سے باز نہ آؤ۔
اور دعا کرنا آپ کے ذمہ ہے، کیونکہ مسلمان اپنے رب (عزوج) کے ساتھ اپنی خواہشات کی تکمیل میں دعا اور اس (عزوجل) سے طلب کرنے، اللہ (عزوجل) سے درخواست کرنے اور اس سے مانگنے سے زیادہ کسی بھی طرح کامیاب نہیں ہوسکتے۔ لہٰذا تم اللہ (عزوجل) سے جو دعا مانگتے ہو اس کی تمنا کرو تاکہ وہ (عزوج) تمہاری اس دعا کا جواب دے جو تم نے اس (عزوج) سے مانگی ہے تاکہ کامیاب ہو اور اللہ کے عذاب سے بچ جاؤ۔
اور اس بات سے بچو کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کیا ہے اس میں لالچ نہ کرو۔ جو شخص اللہ (عزوجل) نے اس پر دنیا میں حرام کی ہوئی چیزوں کی خلاف ورزی کرے گا، اللہ (عزوجل) اس کے اور جنت کے درمیان، اس کی نعمتوں، اس کی لذتوں اور اس کی عزتوں کے درمیان ایک رکاوٹ کھڑی کر دے گا جو اہل جنت کے لیے ہمیشہ کے لیے قائم رہے گا، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔
اور جان لو کہ یہ اس شخص کے لیے بڑی بدقسمتی ہے جو اللہ (عزوجل) کی اطاعت کو خطرے میں ڈالنے اور اس کی نافرمانی کا خطرہ مول لیتا ہے۔ پس جس چیز کو اللہ نے دنیا کی لذتوں سے روکا ہے اس کی خلاف ورزی کرنے کا انتخاب اس کے لوگوں

کو جنت کی ابدی نعمتوں اور اس کی لذتوں اور اس کے باشندوں کی عزت و وقار سے منقطع کر دے گا۔ ان پر افسوس! جب وہ ہاریں گے تو انہیں کس قدر مایوسی کا سامنا کرنا پڑے گا، اور قیامت کے دن ان کے رب (عزوجل) کے پاس ان کا حال برا ہوگا۔ اللہ (عزوجل) سے پناہ مانگو کہ وہ (عزوجل) آپ کو ہمیشہ کے لیے ان کی طرح کی حالت میں آنے سے محفوظ رکھے اور ان کی مصیبتوں جیسی مصیبتوں میں مبتلا رہے۔

- اور ہمارے ساتھ یا آپ کے پاس اس (عزوجل) کے سوا کوئی طاقت نہیں ہے۔ پس اے نجات پانے والوں کے گروہ، اللہ سے ڈرو، کہ اللہ تمہارے لیے وہ تمام کر دے گا جو اس نے تمہیں عطا کی ہے، کیونکہ معاملہ اس وقت تک مکمل نہیں ہو گا جب تک کہ وہ تمہیں اسی طرح داخل نہ کر دے جو تم سے پہلے نیک لوگوں پر آیا تھا، اور جب تک تمہیں اپنی جانوں اور مال کے بارے میں مصیبتوں کا سامنا نہ کرنا پڑے، اور اللہ تعالیٰ تمہارے مال و دولت کی وجہ سے بہت زیادہ تکلیف میں مبتلا نہ ہو جائے۔ الفاظ لہٰذا صبر کرو اور اسے اپنے قدموں میں رکھو، اور خواہ وہ تمہیں ذلیل کریں، اور تم سے نفرت کریں، اور خواہ وہ تم پر ظلم کا بوجھ ڈالیں۔ لہٰذا ان سے اللہ تعالیٰ کے چہرے اور آخرت کے گھر کی تلاش میں اور اس وقت تک برداشت کرو جب تک کہ اللہ (عزوجل) کی رضا کے لیے اپنے شدید غصے پر قابو نہ پا لو۔ وہ آپ پر الزام تراشی کریں گے، یہاں تک کہ آپ کو حق کے بارے میں جھٹلائیں گے، اور اس کے بارے میں آپ سے دشمنی کریں گے، اور آپ سے نفرت کریں گے۔ پس ان کی طرف سے اس پر صبر کرو اور جو کچھ اللہ کی کتاب میں ثابت ہو چکا ہے جو جبرائیل علیہ السلام آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے ہیں، آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے کلام کو سننے کا موقع ملے گا۔ ان (ان کے عذاب) کے لیے جلدی کرنا۔ پھر فرمایا: [35:4] اور اگر وہ تمہیں جھوٹا کہیں تو تم سے پہلے کے رسول بھی جھوٹے کہلاتے تھے۔ تو اس پر صبر کرو جو وہ جھوٹ بولتے ہیں اور تمہیں اذیت دیتے ہیں، کیونکہ انہوں نے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان سے پہلے کے رسولوں کو جھٹلایا تھا اور انکار حق کے ساتھ ان کو تکلیف بھی پہنچائی تھی۔

اور اگر آپ ان (عزوجل) کے بارے میں اللہ (عزوجل) کے احکام سے خوش ہیں جن کو اللہ (عزوجل) نے ابتداء (پیدائش) میں اپنے لیے پیدا کیا، اس کفر سے جو اللہ کے علم میں پہلے ہے کہ اس (عزوج) نے ان کو پیدا کیا جس نے اللہ (عزوجل) کو اپنی کتاب میں پیدا کیا ہے۔ ان کے الفاظ میں: "[28:41] اور ہم نے انہیں آگ کی طرف بلانے والے امام بنایا"۔ لہٰذا اس پر غور کرو اور اس پر قائم رہو اور اس سے غافل نہ رہو، کیونکہ جو شخص اس اور اس جیسی چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں واجب قرار دیا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور جس سے منع کیا ہے، اس نے اللہ کے دین سے غافل کیا اور اللہ تعالیٰ کے اس سے منحرف ہو گیا۔ اس لیے اس نے اللہ (عزوجل) کے غضب کو (اپنے اوپر) لازم کر لیا، اور اللہ (عزوجل) اسے منہ کے بل آگ میں جھونک دے گا۔

> اور آپ *(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)* نے فرمایا: اے بابرکتوں کے گروہ، فاتحین! یقیناً اللہ *(عزوجل)* نے آپ کے لیے وہ تمام کر دیا جو اس نے تم سب کو بھلائی سے عطا کی تھی اور جان لو کہ یہ اللہ کے علم سے نہیں ہے اور نہ ہی اس کے حکم سے ہے کہ اللہ کی مخلوق میں سے کوئی شخص اپنے مذہب کے بارے میں رائے یا مشابہت اختیار کرے۔ اللہ *(عزوجل)* نے قرآن کو نازل کیا اور اس میں ہر چیز کی وضاحت کو بنایا اور قرآن اور قرآن کی تعلیم، اس کے لوگوں *(ع)* کے لیے مختص کیا۔ قرآن کے علم میں جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اس کا علم عطا کیا تھا ان کے لیے کوئی چھوٹ نہیں ہے کہ وہ اس کے بارے میں خواہشات یا آراء یا تشبیہات اختیار کریں۔ اللہ *(عزوجل)* نے ان کو اس چیز سے بے نیاز کیا ہے جو اس نے اپنے *(عج)* سے ان کو عطا کیا ہے، اور اس کے ذریعہ ان کو خاص کیا ہے، اور اس میں اللہ *(عزوجل)* کی طرف سے عزت و توقیر رکھی ہے۔ اور وہ *(علیہ السلام)* اہل ذکر *(اہل ذکر)* ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ان سے سوال کریں، اور وہ *(علیہ السلام)* وہ ہیں جن سے پوچھا جائے گا۔ اور اللہ *(عزوجل)* کے علم میں یہ سبقت لے گئی ہے کہ وہ ان کی توثیق کریں اور ان کے نقش قدم پر چلیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی رہنمائی فرمائی اور انہیں قرآن کا علم عطا فرمایا جس سے وہ اللہ کی اجازت سے اور حق کے تمام راستوں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اور یہ وہ *(علیہ السلام)* ہیں جن سے اللہ *(عزوجل)* یہ نہیں چاہتا کہ ان سے رہائی حاصل کی جائے، اور ان *(علیہ السلام)* سے سوال کیا جائے، اور ان *(علیہ السلام)* کی طرف سے تعلیم دی جائے جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت بخشی ہے اور ان کے ساتھ کردیا ہے، سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں سبقت لے گیا ہو سائے کے نیچے تخلیق۔
>
> پس یہی وہ لوگ ہیں جو اہل ذکر *(اہل الذکر)* سے سوال کرنے سے منہ موڑتے ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہے اور ان کے قبضے میں رکھا ہے اور ان سے سوال کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو

اپنی خواہشات، اپنے خیالات اور ان کی تشبیہات پر اس حد تک عمل کرتے ہیں کہ شیطان ان میں داخل ہو جاتا ہے، (اس کے نتیجے میں) وہ اہل ایمان کو قرآن کے علم میں اللہ (عزوجل) کے ساتھ کافر قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں اور گمراہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ ایمان لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بہت سے معاملات میں جن چیزوں کو اللہ (عزوجل) نے حلال قرار دیا ہے اسے حرام قرار دیتے ہیں، اور جس چیز کو اللہ (عزوجل) نے حرام قرار دیا ہے اسے بہت سے معاملات میں حلال قرار دیتے ہیں۔ تو یہ ان کی خواہشات کے پھل کی اصل ہے۔ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی وفات سے پہلے ان سے بیعت لی تھی۔ تو انہوں نے کہا کہ اللہ (عزوجل) اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پکڑنے کے بعد، ہمیں لوگوں کی رائے کے اجماع کی اجازت ہے۔ جب اللہ عزوجل نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کے بعد جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے لی، اور ہمیں حکم دیا، تو انہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بڑھ کر اور کیا چیز ہے، اور نہ ہی اس کی طرف سے کوئی صریح گمراہی ہے، اور یہ الزام لگاتا ہے کہ یہ اسے ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہے؟ اللہ (عزوجل) کی قسم، یقیناً اللہ (عزوجل) نے اپنی مخلوق پر فرض کیا ہے کہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زندگی میں اور آپ (ص) کے انتقال کے بعد اس کی اطاعت کریں، اور اس کے احکام کی پیروی کریں۔ کیا اللہ کے وہ دشمن جو یہ الزام لگا رہے ہیں کہ جو شخص محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ مسلمان ہوا ہے، وہ اپنی بات، اپنی رائے اور اپنی مشابہت اختیار کر سکتے ہیں؟ لیکن اگر وہ کہے کہ ہاں، تو یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ سے جھوٹ بولا اور بہت دور کی گمراہی میں پڑ گیا، اور اگر کہے کہ نہیں، یہ کسی کے بس کی بات نہیں کہ وہ اپنی رائے، اپنی خواہشات اور مشابہت کو اختیار کرے، تو اس نے اپنے خلاف استدلال کیا، اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ دعویٰ کیا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد۔ اللہ (عزوجل) نے فرمایا ہے، اور اس کے (عزوج) کے الفاظ سچے ہیں: "[3:144] اور محمد صرف ایک رسول ہیں، ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں، پھر اگر وہ فوت ہو جائیں یا مارے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاؤ گے؟ اور جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جائے گا، وہ اللہ کو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا، اور اللہ ان کے لیے بہت بڑا اجر دے گا۔" محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زندگی میں اس کے احکام کی تعمیل کی جائے گی، اور (اسی طرح) اللہ (عزوجل) نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو وصال کرنے کے بعد بھی اس کی تعمیل کی ہے۔ اور اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ رہنے والوں میں سے کسی کے لیے یہ بات نہ ہوتی کہ وہ اپنی خواہشات، اپنی رائے اور اپنے مشابہات کو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے احکام کے خلاف اختیار کرتے، تو اسی طرح محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد لوگوں میں سے کسی کے لیے یہ بات نہیں کہ وہ اپنی خواہشات، اپنی رائے اور اپنے مشابہت کو اپناتے''۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں ہاتھ اٹھانے کو چھوڑ دو سوائے ایک وقت کے جب تم نماز کھولو، کیونکہ لوگوں نے اس سے تم سب کو ظاہر کر دیا ہے، اور اللہ (عزوجل) مددگار ہے، اور اللہ کے سوا کوئی طاقت نہیں اور کوئی طاقت نہیں ہے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے کثرت سے دعا کیا کرو، کیونکہ اللہ (عزوجل) مومن بندوں میں سے ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس سے دعا کریں، اور اللہ (عزوجل) نے مومن بندوں سے دعا کی قبولیت کا وعدہ کیا ہے، اور اللہ (عزوجل) نے دعا کے دن ان کی دعاؤں میں اضافہ کیا ہے۔ جنت میں اس کی طرف سے اعمال. پس اللہ (عزوجل) کو اپنی استطاعت کے مطابق رات اور دن کی ہر گھڑی میں کثرت سے یاد کیا کرو، کیونکہ اللہ (عزوجل) نے اپنے (عزوجل) کو کثرت سے ذکر کرنے کا حکم دیا ہے اور اللہ (عزوجل) مومنوں میں سے اس کو یاد کرتا ہے جو اسے یاد کرتا ہے۔ اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) اپنے مومن بندے میں سے کسی کو یاد نہیں کرتا سوائے اس کے کہ اسے بھلائی کے ساتھ یاد کیا جائے۔

پس اللہ (عزوجل) کو اپنی طرف سے اس کی اطاعت میں جدوجہد کرو، کیونکہ اللہ (عزوجل) اپنے ساتھ خیر کے علاوہ کوئی چیز قبول نہیں کرتا۔ اگرچہ وہ تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں، اللہ (عزوجل) کے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور انعامات میں اس (عزوجل) کے نزدیک فائدہ مند ہے، بطحاء بدعت اور خواہشات کے مقابلے میں۔ بے شک

خواہشات کی پیروی اور بدعتوں کی پیروی اللہ *(عزوجل)* کی ہدایت کے بغیر گمراہی ہے اور ہر گمراہی بدعت ہے اور ہر بدعت جہنم میں جائے گا۔

اور اللہ *(عزوجل)* کے ہاں خیر سے کچھ حاصل نہیں ہوسکتا سوائے اس کی اطاعت اور صبر اور رضامندی کے، کیونکہ صبر اور رضامندی اللہ کی اطاعت سے ہے۔ اور جان لو کہ بندوں میں سے کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اللہ *(عزوجل)* سے اس پر راضی نہ ہو جو اللہ نے اس کے لیے کیا ہے اور جو کچھ اس کے لیے پسند کیا ہے اس کے مطابق کیا ہے اور اس *(عزوج)* کی اطاعت اور اس *(عزوجل)* سے اجتناب کرنا جس میں اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ قرآن اور اس میں پوشیدہ ہے۔ اللہ *(عزوجل)* نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے اور اس کے الفاظ سچے ہیں: *"[6:120]* اور کھلے اور پوشیدہ گناہوں کو چھوڑ دو۔*"* اور جان لو کہ اللہ نے تمہیں جس چیز سے بچنے کا حکم دیا ہے، اس سے منع کیا ہے، اور اللہ کے رسول *(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)* کے نقش قدم پر چلو۔ *(ص)* سنت، پس اس پر قائم رہو اور اپنی خواہشات اور اپنی رائے کی پیروی نہ کرو، کیونکہ تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ گمراہ وہ ہے جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہشات اور اپنی رائے کی پیروی کرے۔

اور اپنی صلاحیتوں کے مطابق اپنے لیے نیکی کرو کیونکہ اگر تم نیکی کرو گے تو تمھارے لیے اور اگر تم نے خلاف ورزی کی تو یہ تمھارے ہی خلاف ہو گی۔ اور لوگوں کے ساتھ گھل مل جاؤ اور اپنی گردنوں پر ان کا بوجھ نہ ڈالو، اس کے ساتھ اپنے رب کی اطاعت بھی شامل ہے۔

اور اللہ کے دشمنوں کی توہین کرنے سے بچو جب وہ تمہاری بات سن رہے ہوں، کیونکہ دشمن بے خبری میں اللہ *(عج)* کی توہین کریں گے، اور بہتر ہے کہ تم اللہ *(عج)* کی توہین کی سزا اور اس کی سزا کو جان لو۔ جس نے اللہ کے دوستوں کو گالی دی گویا اس نے اللہ کو گالی دی۔ اور اللہ *(عزوجل)* کے نزدیک سب سے زیادہ ظالم وہ ہے جو اللہ *(عزوجل)* اور اللہ کے دوستوں *(عزوجل)* کی توہین کرے، لہٰذا ایسا نہ کرو، ایسا نہ کرو۔ اللہ کے "احکامات پر عمل کرو۔ اللہ *(عزوجل)* کے سوا نہ کوئی طاقت ہے اور نہ کوئی طاقت۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے وہ گروہ جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے معاملات کی حفاظت فرمائی ہے*!* تمہارے لیے یہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اہل بیت کی رہنمائی کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی۔ پس جس نے اس کی طرف لے لیا وہ ہدایت پا گیا اور جس نے اس سے اجتناب کیا اور اسے چھوڑ دیا وہ گمراہ ہو گیا کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت اور ولایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور ہمارے والد گرامی رسول اللہ *(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)* نے فرمایا ہے کہ اعمال کا تسلسل اور سنت پر عمل کرنا ناپسندیدہ ہے۔ اور اللہ *(عزوجل)* صبر کرنے والے کے ساتھ اللہ *(عزوجل)* سے راضی نہیں ہوتا سوائے اس کے جس کا وہ حق دار ہو، اور جو اس کے لیے بہتر ہو، جس چیز کو وہ پسند کرتا ہے یا ناپسند کرتا ہے۔

اور یہ آپ کے لیے ہے کہ *"[2:238]* نمازوں اور درمیانی نماز میں لگاتار حاضر رہو اور اللہ کے لیے سچے فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ*"*، جیسا کہ اللہ *(عزوجل)* نے اپنی *(عزوجل)* کتاب میں مومنوں کو حکم دیا ہے جو آپ کے سامنے ہے۔

اور خبردار رہو، اور تم پر غریب مسلمانوں سے محبت کرنا ہے، اس شخص کے لیے جو اپنے تکبر کی وجہ سے ان کو پست سمجھتا ہے، اس لیے وہ اللہ کے دین سے پھسل گیا، اور اللہ *(عزوجل)* نے اس کے لیے عاجزی اور نفرت کی کیفیت رکھی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب نے مجھے مسلمانوں کے غریبوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور جان رکھو کہ جو شخص مسلمانوں میں سے کسی کو حقیر سمجھتا ہے وہ اللہ *(عزوجل)* سے اس کی نفرت اور اس کی طرف سے پست اس حد تک ملے گا کہ لوگ اس سے نفرت کریں گے اور اللہ *(عج)* اس سے شدید نفرت کرے گا۔ اپنے غریب مسلمان بھائیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، کیونکہ ان کا تم پر حق ہے کہ تم ان سے محبت کرو۔ اللہ *(عزوجل)* نے اپنے رسول *(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)* کو ان سے محبت کرنے کا حکم دیا، پس جس نے اس سے محبت نہیں کی جس سے اللہ نے محبت کرنے

کا حکم دیا ہے، تو اس نے اللہ (عزوجل) اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نافرمانی کی، اور جس نے اللہ (عزوجل) اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نافرمانی کی تو اس کی موت اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر مرے گا۔ گمراہ کرنے والے

اور عظمت اور تکبر سے بچو، کیونکہ تکبر اللہ (عزوجل) کا لباس غالب اور عظمت والا ہے، لہٰذا جس نے اللہ (عزوجل) سے اس کے لباس کے لیے جھگڑا کیا، اللہ (عزوجل) اس کو قیامت کے دن پست کرے گا اور رسوا کرے گا۔

اور تم میں سے بعض کی طرف سے بعض پر ظلم کرنے سے بچو، کیونکہ یہ صالحین کی صفات میں سے نہیں ہے۔ جو ظالم ہے، اللہ (عزوجل) اس کے ظلم کو اس کے نفس پر پھیر دے گا، اور جس پر وہ ظلم کرے گا، اس کی مدد کرے گا، اور اللہ (عزوجل) جس کی مدد کرے گا، وہ غالب آئے گا اور اللہ کی طرف سے فاتحین میں سے ہوگا۔

اور اس بات سے بچو کہ تم میں سے بعض دوسروں سے حسد کریں کیونکہ کفر ہی حسد کی اصل ہے۔

اور کسی مظلوم مسلمان کی مدد کرنے سے بچو، کیونکہ وہ تمہارے خلاف اللہ (عزوجل) سے دعا کرے گا اور وہ تمہارے بارے میں اس کا جواب دے گا۔ ہمارے جد امجد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرمایا کرتے تھے کہ مظلوم مسلمانوں کی دعا قبول ہوتی ہے۔

اور ایک دوسرے کی مدد کرو، ہمارے جد امجد کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کی مدد کرنا ایک مہینے کے روزے رکھنے اور مسجد حرام میں اعتکاف کرنے سے بہتر اور زیادہ ثواب ہے۔

اور اپنے مسلمان بھائیوں میں سے کسی کے لیے مشکلات پیدا کرنے سے بچو اگر وہ تم پر پہلے سے کچھ واجب الادا ہو اور وہ نادار ہو، ہمارے جد امجد کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ”کسی مسلمان کے لیے یہ کام نہیں کہ وہ کسی مسلمان کے لیے مشکل پیدا کرے، اور جو نادار کا خیال رکھتا ہے اسے اللہ تعالیٰ سایہ۔ (azwj) اس دن سایہ میں رکھے گا جس کا سایہ اس دن نہ ہو گا“۔

اور اے گروہ رحمت کے نیچے اور دوسروں پر فضیلت رکھنے والے، خبردار رہو کہ تم سے پہلے اللہ کے حقوق کو دن بہ دن اور گھنٹہ گھنٹہ روکتے رہو، اس کے لیے جو اللہ کے حقوق میں جلدی کرتا ہے جو اس کے سامنے ہیں، تو اللہ (عزوجل) اس کے لیے جلد بازی پر قادر ہے، یا بعد میں، یا تو اس کے لیے جلد بازی کر سکتا ہے اور جس نے حقوق العباد میں تاخیر کی تو اللہ (عزوجل) اس کے رزق میں تاخیر پر قادر ہے اور جس سے اللہ (عزوجل) اس کا رزق روک لے وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو اللہ (عزوج) کو اس (عزوج) نے جو کچھ تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے حق ادا کرو تاکہ وہ (عزوج) تمہارے لیے اس کے بقیہ حصے کو پاک کرے اور تمہارے لیے ضرب سے تمہارے لیے مکمل کرے، حد سے زیادہ ضرب، جس کی گنتی اس (عزوج) کے سوا کسی کو معلوم نہیں، یا اس کے فضائل رب العالمین (عزوجل) کو معلوم نہیں۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ، اگر ہو سکے تو اللہ سے ڈرو اور امام علیہ السلام کے لیے شرمندگی کا باعث نہ بنو، امام علیہ السلام کے لیے شرمندگی کا باعث بننے والا، نیک لوگوں کو بدنام کرنے والا، مسلمانوں کے امام علیہ السلام کی پیروی کرنے والا، اس کے حقوق کی ادائیگی میں صبر کرنے والا ہے۔ جو اس کی حرمت کو سمجھتے ہیں۔ اور جان لو کہ جو شخص امام (علیہ السلام) کی تعظیم کے ساتھ اس درجے پر اترا، تو اس نے امام (علیہ السلام) کو شرمندہ کیا (اپنے آپ کو ان کے ساتھ جوڑ کر) وہ ایسے صالح لوگوں پر لعنت بھیجے گا جو مسلمانوں میں سے (سختی سے) آپ (ع) کی پیروی کرتے ہیں، ان کے حقوق ادا کرنے والے صبر کرنے والے، ان کے حقوق ادا کرنے والے کو پہچانتے ہیں۔ حرمت، تو (متقیوں) پر اس کی لعنت اللہ کے دشمنوں کے لیے ہے، جیسا کہ امام (ع) اس لعنت کو ان (متقیوں) پر اللہ کی رحمت میں بدل دیتے ہیں، اور اللہ (عزوجل) اور فرشتوں کی طرف سے اور اس کے رسول (عج) کی طرف سے لعنت کو ان پر بدل دیتے ہیں۔

اور اے گروہ جان لو کہ اللہ عزوجل کی طرف سے سنت اس سے پہلے صالحین میں چلی آ چکی ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ *(عزوجل)* سے مومن کی حیثیت سے ملاقات کرنا چاہتا ہے، حقان حقان *(یقیناً اور سچا)*، تو اسے چاہیے کہ اللہ *(عزوجل)* اور اس کے رسول *(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)* اور ایمان والوں سے دوستی رکھے، اور اپنے دشمنوں سے دوری اختیار کرے، اور اس کے ساتھ جو کچھ ان کا تعلق ہے اسے قبول کرے۔ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ قربت کے فرشتے یا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ رسول انبیاء علیہم السلام کے فضائل کا ادراک نہیں کیا جا سکتا، لیکن ان میں سے بعض ہیں۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ائمہ ہدایت کی پیروی کے فضائل بیان فرمائے ہیں اور وہ مومن ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: *"[4:69]* اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا، یہ ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ نے انبیاء اور صادقین اور شہداء اور نیک لوگوں کو انعام دیا ہے، اور ان کی اچھی جماعت ہے۔*"* ائمہ علیہم السلام کی پیروی کے فضائل کے نقطہ نظر سے یہ صرف ایک نقطہ نظر ہے، تو دوسرے لوگ ان *(ع)* اور ان کے فضائل کو کیسے سمجھ سکتے ہیں؟

اور جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کا ایمان مکمل کر دے اور وہ سچا اور سچا مومن بن جائے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی وہ شرائط پوری کرے جو اس نے مومنوں پر رکھی ہیں۔ آپ *(عزوجل)* نے اپنی ولایت کی شرائط اور اپنے رسول *(ص)* کی ولایت اور اہل ایمان کے ائمہ *(علیہ السلام)* کی ولایت کے ساتھ رکھی ہیں۔ وہ نماز قائم کرے، زکوٰۃ دے، اور اللہ *(عزوجل)* کو قرض حسنہ *(کرزہ حسنہ)* دے، اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرے، کھلے عام اور احتیاط سے۔ اللہ *(عزوجل)* نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اس کی تفصیل سے کوئی چیز باقی نہیں رہتی، سوائے اس کے کہ وہ اس کے *(عزوجل)* کے بیان میں پوری طرح شامل ہو۔ پس جس نے اس کو اپنا دین بنا لیا جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہے، اللہ کے لیے مخلص ہو، اور اس میں سے کسی چیز کو نظر انداز کرنے کا اپنے لیے اختیار نہ رکھتا ہو، تو وہ اللہ کے نزدیک، اس کی *(عزوجل)* فتح مند جماعت میں ہے، اور وہ سچے مومنوں میں سے ہے۔

اور کسی چیز پر اصرار کرنے سے بچو جس سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ظاہر اور پوشیدہ میں ممانعت فرمائی ہے۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: *[3:135]* اور *(جو)* جانتے بوجھتے اپنے کیے پر اڑے نہیں رہتے۔

اس مقام تک یہ القاسم بن ربیع کی روایت ہے)۔)

اس کا مطلب یہ ہے کہ ان سے پہلے کے اہل ایمان جب کسی چیز کو بھول جاتے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان کے لیے رکھی تھیں تو ان کو معلوم ہوتا تھا کہ انہوں نے اس چیز سے پرہیز کرتے ہوئے اللہ کی نافرمانی کی ہے۔ تو وہ استغفار کریں گے اور اس کا اعادہ نہیں کریں گے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان *(عزوجل)* کا مفہوم ہے: *"[3:135]* اور *(جو)* جانتے بوجھتے اپنے کیے پر اڑے نہیں رہتے۔*"* اور جان لو کہ اس *(عزوج)* نے حکم دیا ہے اور منع کیا ہے، تاکہ اس *(عزوج)* نے جس چیز کا حکم دیا ہے اس کی اطاعت ہو اور جس چیز سے اس نے منع کیا ہے اس سے اجتناب کیا جائے۔ پس جس نے اس *(عزوج)* کے احکام کی پیروی کی اس نے اس *(عزوج)* کی اطاعت کی، اور اس *(عزوج)* کے پاس موجود ہر بھلائی کو جان لیا، اور جس نے ان چیزوں سے پرہیز نہیں کیا جن سے اللہ *(عزوجل)* نے منع کیا ہے، تو اس نے اس کی نافرمانی کی۔ پس اگر وہ اس *(عزوجل)* کی نافرمانی پر مر جائے تو اللہ *(عزوجل)* اسے اس کے منہ کے بل آگ میں پھینک دے گا۔

اور جان لو کہ اللہ *(عزوجل)* اور اس کی *(عزوجل)* مخلوقات میں سے کسی کے درمیان، مقرب فرشتوں، یا رسول اللہ *(ص)* یا اس کے علاوہ باقی سب کے درمیان ان کی اطاعت کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے۔ پس اگر تم سچے مومن بننا چاہتے ہو تو اللہ *(عزوجل)* کے فرمانبردار ہونے کی کوشش کرو، اور اللہ کے سوا کوئی طاقت نہیں ہے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور یہ تمہارے لیے ہے کہ تم اپنی طاقت کے مطابق اپنے رب کی اطاعت کرو، کیونکہ اللہ *(عزوجل)* تمہارا رب ہے۔

اور جان لو کہ اسلام سر تسلیم خم کرنا ہے اور سر تسلیم خم کرنا اسلام ہے۔ پس جس نے سر تسلیم خم کیا اس کا اسلام ہے اور جو تسلیم نہیں کرتا اس کا اسلام نہیں۔ اور جو شخص اپنے اوپر احسان کرنا چاہتا ہے تو اسے

چاہیے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے کیونکہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اس نے اپنے اوپر احسان کیا ہے۔ اور اللہ *(عزوجل)* کی نافرمانی سے بچو اگر تم ایسا کرنے والے ہو۔ جس نے اللہ *(عزوجل)* کی نافرمانی کرتے ہوئے خلاف ورزی کی تو اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور احسان اور نافرمانی کے درمیان کوئی مقام نہیں ہے۔ جن لوگوں نے اپنے رب کی بارگاہ میں احسان کیا ان کے لیے جنت ہے اور جنہوں نے اپنے رب کی بارگاہ میں احسان کیا ان کے لیے آگ ہے۔ پس جان لو کہ تمہیں اللہ *(عزوجل)* کا فرمانبردار بننا ہے اور اس کی نافرمانی سے بچنا ہے۔

اور جان لو کہ اللہ *(عزوجل)* سے اس کی مخلوق میں سے کوئی بے نیاز نہیں، نہ مقرب فرشتے، نہ رسول *(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)* اور نہ اس کے سوا کوئی۔ پس جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے مستفید ہو، تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرے۔

اور جان لو کہ اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بھی اللہ *(عزوجل)* کی خوشنودی حاصل نہیں کرسکتا سوائے اس کے کہ اس کی اطاعت اور اس کے رسول *(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)* کی اطاعت اور فرمانبردار ہونے کے *(ولی الامر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)* اور محمد *(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)* کی طرف سے۔ ان کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔

اور ان کی فضیلت کا انکار نہ کرو، خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے۔ اور جان لو کہ جھٹلانے والے ہی جھوٹے ہیں، وہی منافق ہیں، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے لیے فرمایا ہے، اور اس کا یہ فرمان سچا ہے، کہ: *[4:145]* یقیناً منافق دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہیں اور تم ان کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔

اور تم میں سے کوئی شخص جس کے دل پر اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت اور اس کے لیے عاجزی کا تقاضا کیا ہو، کسی ایسے شخص سے نہ ڈرے جس سے اللہ تعالیٰ نے حق کی صفات کو دور کر دیا ہو اور اسے اس کا مستحق نہ بنایا ہو۔ پس جسے اللہ تعالیٰ نے صفاتِ حق کا مستحق نہیں بنایا، تو یہی منافق ہیں، یہ انسانوں اور جنوں میں سے شیطان *(لا)* ہیں۔ اور انسانوں میں سے شیاطین *(لا)* ہی ہیں جو ان میں سے بعض کی طرف سے فریب کرتے ہیں، فریب دیتے ہیں، اور بعض کی طرف شکوک و شبہات ڈالتے ہیں، اور اہل حق کو ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے دین الٰہی کی بصیرت عطا فرما کر عزت بخشی ہے، اور وہ بصیرت جو اللہ تعالیٰ کے درمیان نہیں ہے، ان میں سے کسی کو قبول نہیں۔ اس کے مستحق ہیں، اس سے یہ ارادہ کرتے ہیں کہ اللہ کے دشمنوں کو اہل حق کے ساتھ برابر نہ کریں، شک اور تکذیب کے معاملے میں، اور اس کے برابر ہونے کے اقرار کو اللہ *(عزوجل)* نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے: *"[4:89]* وہ چاہتے ہیں کہ تم کافر ہو جاؤ جیسا کہ انہوں نے کیا"۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اہل حق کو اس بات سے منع فرمایا کہ وہ اللہ کے دشمنوں کو ولی یا مددگار بنائیں۔ لہٰذا وہ آپ کو خوفزدہ نہ کریں اور نہ ہی آپ سب کو اس حق کے ساتھ غور و فکر سے باز رکھیں جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو انسانوں کے شیطانوں کی چالوں اور آپ کے معاملات میں ان کی چالوں سے خاص کیا ہے۔

آپ کو برائی کو اس چیز سے دور کرنا چاہیے جو آپ کے اور ان کے درمیان ہے، اس کے ذریعے اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس کی اطاعت کرنا چاہیے۔ اور وہ ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ کوئی خیر نہیں۔

آپ کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ آپ ان پر اللہ کے دین کے اصول بیان کریں کیونکہ وہ ایسے ہیں کہ وہ آپ سے کچھ سنیں گے، آپ کے خلاف دشمنی کریں گے، آپ کے خلاف *(مسئلہ)* اٹھائیں گے، آپ کو تباہ کرنے کی کوشش کریں گے، اور آپ کے سامنے وہ چیز رکھیں گے جسے آپ ناپسند کرتے ہیں۔ اور بدعنوانوں کی حکومت میں ان سے آپ کا کوئی علاج نہیں ہے۔ پس اپنے اور اہل باطل کے درمیان جو کچھ ہے اس میں اپنی حیثیت کو سمجھو، کیونکہ اہل حق کو اہل باطل کے درجے پر اترنا زیب نہیں دیتا۔ *(یہ اس وجہ سے ہے)* کہ اللہ *(عزوجل)* نے اہل باطل کے لیے وہ درجہ نہیں بنایا جو اس کے نقطہ نظر کو نہیں سمجھتے، جو اس کے ہاں اہل حق کے لیے ہے۔ اللہ *(عزوجل)* کا بیان اپنی *(عزوجل)* کتاب میں ہے جہاں اس نے *(عزوجل)* فرمایا: *"[38:28]* کیا ہم ایمان لانے والوں اور نیک کام کرنے والوں کے ساتھ زمین پر فساد برپا کرنے والوں جیسا سلوک کریں گے؟ اس *(عزوج)* نے اہل باطل کے مقابلے میں آپ کو عزت بخشی ہے۔

اور اللہ *(عزوجل)* کو بابرکت اور اعلیٰ نہ بناؤ، اور اس *(عج)* کے لیے سب سے اعلیٰ نمونہ ہے، اور تمہارے ائمہ *(علیہ السلام)* اور اس دین کو جسے تم نے اپنے لیے بنایا ہے، تاکہ اہل باطل کے سامنے بے نقاب ہو جائیں۔ اللہ *(عج)* تم پر ناراض ہو گا، پس تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ تو ایسا نہ کرو، نہ کرو *(تقیہ پر سختی سے عمل کرو)*۔

اے صالح لوگو! اللہ *(عزوجل)* کے احکام اور اپنے معاملات سے اس *(عزوجل)* کی اطاعت کے حکم کو ترک نہ کرو، ورنہ اللہ *(عزوجل)* تمہاری نعمتوں کو بدل دے گا۔

اللہ *(عزوجل)* کی خاطر محبت کرو *(جو اپنے آپ سے ملتے جلتے ہیں)* اور اللہ *(عزوجل)* کی خاطر ان سے نفرت کرو جو تمہاری مخالفت کرتے ہیں۔

اور ان لوگوں کے لیے جو آپ کی خوبیوں کے حامل ہیں، آپ کی دوستی اور آپ کی نصیحت ان تک نہ پہنچائیں جو آپ کی صفات کو چھوڑ چکے ہیں، اور آپ سے دشمنی رکھتے ہیں، اور آپ سے بغاوت کرتے ہیں، اور آپ پر آفتیں آنے کے خواہاں ہیں۔

یہ ہماری تعلیم ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں تعلیم دی ہے۔ لہٰذا اس کو لے لو اور اسے سمجھو اور اسے *(اپنے ساتھ)* باندھو، اور اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے مت پھینکو، جو تمہاری ہدایت کے مطابق ہو اور اس کی طرف لے جاؤ، اور جو کچھ تمہاری خواہشات کے مطابق ہو، اسے چھوڑ دو اور اس کی پیروی نہ کرو۔

اور اللہ *(عزوجل)* پر تکبر سے بچو اور جان لو کہ بندے کو اللہ *(عزوجل)* پر تکبر نہیں آتا سوائے اس کے کہ وہ اللہ کے دین پر تکبر کرتا ہو۔ اللہ کے لیے سیدھے رہو اور اپنی ایڑیوں کے بل نہ پھرو، کیونکہ تمہاری مرضی خسارے والوں کی طرح پلٹ جائے گی۔ اللہ *(عزوجل)* ہماری حفاظت فرمائے۔ اور اللہ *(عزوجل)* پر تکبر سے بچو، اور اللہ *(عزوجل)* کے سوا ہمارے اور آپ کے لیے کوئی طاقت نہیں ہے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو ابتدا میں، اصل مخلوق میں مومن کی حیثیت سے پیدا کیا ہو تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اسے برائی سے نفرت نہ کر دے اور وہ اس سے دور نہ ہو جائے، اور جس کو اللہ تعالیٰ نے برائی کو ناپسند کرنے کے لیے بنایا ہے اور وہ اس سے دور ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو طاقت اور قوت عطا فرمائے گا۔ اس کے اندر داخل ہوا. تو اس کی طبیعت نرم ہو جاتی ہے اور اس کا اخلاق خوبصورت اور اس کا چہرہ روشن ہو جاتا ہے اور اس کے پاس اسلام کی تعظیم اور سکون اور عاجزی آ جاتی ہے اور وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی پابندیوں سے روکتا ہے اور اس کی سختی سے بچتا ہے۔ اور اللہ *(عزوجل)* اس کو لوگوں کی ہمدردی اور ان کے ساتھ میل جول اور لوگوں سے کٹنے اور دشمنی سے بچنے کی توفیق عطا فرماتا ہے اور اس میں سے کسی چیز یا اس کی پسند کی چیز میں شامل نہیں ہوتا ہے۔

البتہ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو ابتداء میں، اصل مخلوق میں کافر کی حیثیت سے پیدا کیا ہو تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ برائی کو پسند نہ کرے اور اس کے قریب نہ جائے۔ پس اگر برائی اسے محبوب ہو جائے اور وہ اس کے قریب ہو جائے تو وہ کفر اور زبردستی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ پس اس کا دل سخت ہو جاتا ہے، اخلاق بگڑ جاتا ہے، اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے، اس کی بے حیائی ظاہر ہو جاتی ہے اور اس کی شرم گاہ کم ہو جاتی ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کا پردہ چاک کر دیتا ہے، اور وہ حرمت پر سوار ہو جاتا ہے۔ پس وہ ان رجحانات سے کبھی باز نہیں آتا اور اللہ *(عزوجل)* کی نافرمانی پر سوار رہتا ہے، اور اس *(عزوج)* اور فرمانبرداروں کی اطاعت سے نفرت کرتا ہے۔

پس مومنوں کی حالت اور کافر کی حالت میں تضاد ہے۔

اللہ *(عزوجل)* سے صحت مانگو، اور اس *(عزوج)* سے مانگو، اور اللہ *(عزوجل)* کے سوا کوئی طاقت اور طاقت نہیں ہے۔

دنیا میں آنے والی مصیبتوں پر صبر کرو اگر تمہارے بعد مصیبتیں آئیں اور اللہ *(عزوجل)* اور اس کی ولایت اور ان کی ولایت کی اطاعت کو تیز کرو جن کا اس نے حکم دیا ہے، یہ اللہ *(عزوجل)* کے نزدیک اس کی دنیا اور آخرت دونوں کی نسبت بہتر نتیجہ

ہے۔ پھول اور اس کی دولت اللہ (عزوجل) کی نافرمانی اور اس کی ولایت میں طویل ہوسکتی ہے جسے اللہ (عزوجل) نے اپنی ولایت اور اس کی اطاعت میں منع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان ائمہ علیہم السلام کی ولایت کا حکم دیا ہے جن کے نام اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے (عزوجل) میں درج کیے ہیں: "[21:73] اور ہم نے انہیں امام بنایا جو ہمارے حکم سے (لوگوں کی) رہنمائی کرتے ہیں" اور یہ وہ (علیہ السلام) ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ان کی اطاعت میں رہنا۔ اور جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی ولایت سے منع فرمایا ہے، یہ گمراہی کے امام ہیں، جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دنیا میں اللہ کے دوستوں اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں سے ائمہ (علیہ السلام) پر حکمرانی کا حکم دیا ہے۔ وہ اپنی حکومتوں میں اللہ (عزوجل) کی نافرمانی کرتے ہیں اور اس کے رسول (ص) کی نافرمانی کرتے ہیں تاکہ عذاب کی باتیں ان پر حقیقت بن جائیں اور یہ کہ تم اللہ کے نبی (عج) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان سے پہلے کے رسولوں (ص) کے ساتھ رہو۔ لہٰذا غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ کے لیے کون سے قصے بیان کیے ہیں جن کا امتحان اس کے انبیاء علیہم السلام پر پڑا اور اہل ایمان نے ان کی پیروی کی۔ پھر اللہ (عزوجل) سے دعا کریں کہ وہ آپ کو موٹی اور پتلی مصیبتوں اور مشکلات اور خوشحالی پر صبر عطا فرمائے، جو ان کو دی گئی تھی۔

اور اہل باطل سے بحث کرنے سے بچو۔ اور تمہارے لیے یہ ہے کہ تم صالحین کی ہدایت پر چلو اور ان کے باوقار (آداب) اور ان کا سکون، ان کی بردباری، ان کی عاجزی، اور ان کا اللہ کی ممانعتوں سے دوری، ان کی سچائی، ان کی وفاداری، اور اللہ کی رضا کے لیے ان کی جدو جہد، اس کی اطاعت میں۔ پس اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم اپنے رب کے ہاں اس سے پہلے کبھی بھی صالحین کے مرتبے پر نہیں پہنچ سکتے۔

اور جان لو کہ اگر اللہ (عزوجل) کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔ پس وہ اسے عطا کرتا ہے کہ وہ اپنی زبان سے سچ بولے اور اس کے دل کو اس کے ساتھ باندھے تاکہ وہ اس کے مطابق عمل کرے۔ پس اگر اللہ (عج) اسے اس کے لیے جمع کردے تو اس کے لیے اس کے اسلام کو مکمل کردے اور اگر وہ اسی حالت میں مر جاتا تو وہ سچے مسلمانوں میں سے ہوتا۔ اور اگر اللہ (عزوجل) کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہیں کرتا تو اسے اس کے نفس پر چھوڑ دیتا ہے اور اس کا سینہ اس کے لیے تنگ اور شرمندگی کا باعث بنتا ہے۔ اگر اس کی زبان سے سچا کلمہ نکلے تو اس کا دل اس کو قبول نہیں کرتا اور اگر اس کا دل اس سے اسے قبول نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کی پیروی نہیں کرتا اور اس کے مطابق عمل نہیں کرتا۔ پس اگر وہ اس کے پاس جمع کر دیا جائے یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مر جائے تو وہ اللہ کے نزدیک منافقوں میں سے ہو گا۔ اور جو کچھ اس کی زبانوں پر حق کی طرف سے بہتا ہے جو اس نے اللہ (عزوجل) کی پیروی نہیں کی اور اس کے دل نے اسے قبول نہیں کیا اور اس کے مطابق عمل نہیں کیا وہ قیامت کے دن اس کے خلاف حجت ہوں گے۔ پس اللہ سے ڈرو اور اس سے دعا کرو کہ وہ تمہارے سینوں کو اسلام کے لیے کھول دے اور وہ تمہاری زبانوں کو حق بات کہے یہاں تک کہ تم اسی پر مرجاؤ، اور یہ کہ وہ تمہاری واپسی کو (آخرت کی طرف) ایسے بنائے جیسا کہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی واپسی ہوئی ہے۔

اور کوئی طاقت نہیں ہے سوائے اللہ (عزوجل) کے، اور تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

اور جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے معلوم ہو کہ کیا اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے، تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور ہماری پیروی کرے۔ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "[3:31] کہو: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں کو معاف کر دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے" اللہ کی قسم، کوئی بندہ اس وقت تک اللہ کا فرمانبردار نہیں ہوگا جب تک اسے اللہ کے ساتھ شامل نہ کر لے۔ اس (عزوج) کی اطاعت، ہماری اطاعت۔ اور اللہ کی قسم کوئی بندہ اس وقت تک ہماری پیروی نہیں کرے گا جب تک اللہ اس سے محبت نہ کرے۔ اور اللہ کی قسم کوئی بندہ ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتا سوائے اس کے کہ وہ ہم سے بغض رکھتا ہو۔ اور اللہ کی قسم کوئی بھی ہم سے نفرت نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔ اور جو اللہ (عزوجل) کی نافرمانی کی حالت میں مرے گا، اللہ (عزوجل) اسے رسوا کرے گا اور اسے منہ کے بل آگ میں جھونک دے گا۔ اور تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔